FR-10
روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 5 جولائی 2013ء 25 شعبان 1434 ہجری 5 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 152

خدا کو پکارنے والوں کے ساتھ

اور تو خود بھی صبر کران لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے رب کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں اور تیری نگاہیں ان سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔ (کہف:29)

دنیاوی خواہشات سے بچنے، اللہ کی عبادت، پردہ، انفاق فی سبیل اللہ اور اولاد کی تربیت کرنے کی تلقین

دنیاوی سہولت کے سامان ایک مومن یا مومنہ کو اللہ کی عبادت سے غافل نہیں کرتے

اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں اور اس کے فضلوں کی وارث بن رہی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب۔ برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے دن مورخہ 29 جون 2013ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کالسروئے جرمنی میں خواتین کے جلسہ گاہ میں مستورات سے خطاب فرمایا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں پر طالبات میں اسناد تقسیم فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے طالبات کو میڈلز پہنائے۔ بعدہٗ حضور انور نے دینی تعلیمات کی روشنی میں بلیغ اور پُر معارف خطاب فرمایا جس میں دنیاوی چمک دمک سے بچنے اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آغاز میں سورۃ الحدید کی آیات 21 اور 22 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا۔ یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ وہی آیات ہیں جو اس اجلاس کے شروع میں بھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں۔ ان آیات میں مومنین اور غیر مومنین کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس زمانے میں ان کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہیں کیونکہ یہی زمانہ ہے جس میں دنیاداری کی چمک دمک اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور انسان اس کی طرف اس طرح دوڑ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی غافل ہو رہا ہے بلکہ مومن کہلانے والے بھی دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف راغب ہو رہے ہیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو بھی بھولتے جا رہے ہیں۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم تقویٰ کو چھوڑ کر دنیاداری کے پیچھے چل پڑے ہو تمہاری عقلیں ہی ماری گئی ہیں پس یقیناً دنیاداروں کی عقلیں ماری جاتی ہیں تو وہ تقویٰ سے دور ہٹتے ہیں۔ اور دنیا کی جاہ و حشمت اور چکا چوند انہیں سب سے بڑی Attraction یا دلچسپی اور فائدے کی چیز نظر آتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب میں ان آیات کے حوالے سے مختصراً ان باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے دنیا دار کی نشانیاں بتائی ہیں۔ دنیا کی گناہ آلود زندگی لہو و لعب کا نتیجہ ہے اور واپسی کے سب راستے بھی بند ہیں، اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں۔ مثلاً جؤا کھیلنے کے لئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہو گئے ہیں۔ بعض کھیلیں کھیل کھیل میں بھی بچوں کو جؤا سکھا رہی ہوتی ہیں۔ پھر فن کے نام پر ہلڑ بازی اور ناچ گانے ہیں۔ لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر پھرتے ہیں۔ اس طرح کی تمام چیزیں جو دنیاوی چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو و لعب ہیں۔ اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔

اس کے بعد اس آیت میں جس چیز کا ذکر فرمایا وہ زینت کا اظہار ہے۔ زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔ بعض میک اپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں اور بعض زیوروں سے اپنے آپ کو لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں۔ آجکل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم و حیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے ماڈرن سوسائٹی کے نام پر، روشن خیالی کے نام پر۔ پس یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا دار کی بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے۔ کہیں دولت پر فخر ہے، کہیں خاندان پر فخر ہے، کہیں مہنگی کار لینے پر فخر ہے، کہیں گھر بڑا ہونے پر فخر ہے، حتیٰ کہ بعض کو اپنے فیشن ایبل ہونے پر بھی فخر ہوتا ہے۔ اس میں مرد اور عورت سب شامل ہیں۔

پھر دنیا دار کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ نیکی میں آگے بڑھنے کی دوڑ میں شامل ہونے کی فکر نہیں کرتے بلکہ دنیا دار کو فکر ہوتی ہے تو یہ کہ میں اولاد میں آگے بڑھ جاؤں، اولاد کی نیکی کی فکر نہیں ہوتی بلکہ لڑکے ہونے کی فکر ہوتی ہے۔ اگر لڑکیاں ہوں تو ماں باپ دونوں کو پریشانی ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بات پر فخر ہوتا ہے کہ ہمارا بیٹا ہے ہمارے کاروبار کو آگے چلائے گا ہماری نسل اس سے چلے گی۔ یہ نہیں جانتے کہ بیٹے سے نسل چل بھی سکے گی یا نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ بیٹا خاندان کی نیک نامی کا باعث ہوگا بھی یا نہیں۔ بہر حال یہ سب دنیاداروں کی خواہشات ہیں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دنیاوی خواہشات کا انجام اس فصل کی طرح ہے جو تیزی سے بڑھتی ہے۔ اس کو دیکھ کر انسان بہت خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے میں اس سے یہ فائدہ اٹھاؤں گا اور وہ فائدہ اٹھاؤں گا۔ لیکن ہوتا کیا ہے ایک دن ایسی جلا دینے والی، تباہ کرنے والی ہوا اس پر چلتی ہے جو اس کو چورا چورا

باقی صفحہ 2 پر

خدا کی طرف رجوع کریں

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہاں اس خاص وقت سے پہلے اگر رجوع کیا جاوے تو البتہ قبول ہوتا ہے۔ ولنذیقنھم ......یعنی جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اُس وقت کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ ابھی اس عذاب الٰہی کا دُنیا میں صرف آغاز ہی ظاہر ہوا ہے اور اس کا انتہا اور غایت نہایت ہی سخت ہے لہذا لوگوں کو چاہئے کہ اُس خاص ہلاکت کے وقت سے پہلے خدا کی طرف رجوع کر لیں اور خدا اور رسول اور امام وقت کی اطاعت کریں اور توبہ و ترک معصیّت دعا و استغفار کے ساتھ اس کا دفعیہ چاہیں اور اپنے اندر ایک نیک و پاک تبدیلی پیدا کریں تا کہ اس ہولناک عذاب سے محفوظ رہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں ہمیشہ مومنوں ہی کو نجات دیا کرتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 427)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

قدیم خادم سلسلہ اور مربی امریکہ و افریقہ محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری سابق نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ ایک سال سے صاحب فراش ہیں۔ آپ پر 2012ء میں فالج کا حملہ ہوا تھا۔ زبان پر گہرا اثر ہے۔ بولنے میں دشواری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مولانا صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1 خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کر کے ضائع کر دیتی ہے۔ پس دنیا داروں کو اس دھوکے سے باہر نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا ان دنیاوی چیزوں میں جہنم ہے لیکن مغفرت اور رضوان بھی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا یہ بھی بتا دیا، یہ جہنم میں لے جانے والی چیزیں جنت میں لے جانے کا سامان بھی مہیا کرتی ہیں۔ پس ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے ذریعہ بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنانا چاہئے۔ دنیا کی سہولت کے تمام سامان ایک مومن کو یا ایک مومنہ کو ان اعلیٰ مقاصد سے غافل نہیں کرتے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور ان میں سے سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔ ان نعمتوں کے بڑھنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مومنہ اور ایک مومن مزید جھکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی نعمتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کر کے کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری زینت پردے میں ہے۔ پردہ کرو گی تو یہ تمہاری زینت کا اظہار ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ساری سج دھج تمہیں ایسی حالت میں کر دے گی کہ تم ہاتھ ملو گی تمہاری زینت کے اظہار کی وجہ سے وقتی طور پر تو شاید جو دنیا دار عورتیں ہوتی ہیں ان کو دنیا داروں کی سوسائٹی میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے لیکن انجام ایسے لوگوں کا بھوسے کی طرح ہوتا ہے جو ضائع ہو جاتا ہے۔ بلکہ اگلی نسلیں بھی ضائع ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ پس آپ میں سے بھی وہ جوان لوگوں سے متاثر ہوتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زینت کی حفاظت کی فکر نہیں یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کے انجام کا فیصلہ کسی دنیا دار نے نہیں کرنا بلکہ خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام بخیر کے لئے میری ہدایات پر چلو، میری باتوں پر عمل کرو، میری ہدایت کے مطابق زینت کا اظہار اور اس کو چھپانا جنت میں لے جانے والا بنائے گا۔ اور میری ہدایت کے خلاف زینت کا اظہار عذاب کا مورد بنائے گا۔ فرمایا اگر خدا تعالیٰ کی خاطر فخر ہو تو یہ فخر جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اگر آپ دنیا دار کے سامنے یہ کہتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہوں اور دنیا کی باتیں اور ہنسی ٹھٹھا مجھ پر کوئی اثر نہیں کرتے اور مجھے اس بات پر فخر ہے تو یہ فخر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حامل بنانے والا ہے۔ کیونکہ یہ فخر تکبر پیدا نہیں کرتا بلکہ عاجزی پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جانے والا فعل کسی ایسے انجام کی طرف لے جانے والا ہو جس سے تباہی مقدر ہو۔ پس یہ وہ مقام ہے جو ہر احمدی مرد اور عورت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ زینت کے اظہار اور پردوں کے چھڑوانے میں مردوں کا بھی ہاتھ ہے۔ جب وہ اپنی بیویوں کو معاشرے سے متاثر ہو کر برقعہ اور نقاب اتارنے کا کہتے ہیں لیکن بعض ملکوں میں عورتیں مردوں کی یہ شکایت مجھ تک پہنچا بھی دیتی ہیں کہ اس طرح ہمارے مرد ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ پس ایسے مردوں کو بھی اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اور عورتوں کو بھی ایسے مردوں کی باتیں ماننے سے انکار کر دینا چاہئے جو شریعت میں دخل اندازی کے موجب بنتے ہیں۔

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مال کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ بعض صحابہؓ کروڑوں کے مالک تھے، بڑی بڑی وادیاں ان کے جانوروں اور ریوڑوں سے بھری ہوتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے بعض کو ان کے مال بڑھنے کی دعا بھی دی۔ اس دعا سے ہر کاروبار میں ایسی برکت پڑتی تھی کہ مال بے انتہا بڑھ جاتا تھا لیکن اس مال کو انہوں نے دنیا کے عارضی فائدہ کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کا ذریعہ بنایا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتیں اور مرد ہیں جو اپنے مال میں برکت اور بڑھنے کی دعا بھی کرواتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ مال کا بڑھنا ان کی کسی دنیاوی بڑائی کا موجب ہو بلکہ اس لئے کہ وہ جہاں جماعت کے لئے اس مال سے خرچ کریں اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں میں خرچ کریں، بیوت الذکر بنانے میں خرچ کریں، خدمت خلق کے لئے خرچ کریں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں، یہ ہوتی ہے ان کی نیت یعنی اپنا مال بڑھانے کی دوڑ دنیا دکھاوے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے احمدی ہیں، ایسی عورتیں ہیں جو اپنے ہزاروں لاکھوں کے زیور دے جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایسے مرد بھی ہیں جو لاکھوں یورو اور لاکھوں ڈالر خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔

فرمایا پھر اولاد ایک نعمت ہے۔ اولاد سے محروم لوگ اس کے لئے دعائیں بھی کرواتے ہیں اور یہ دعائیں کرتے بھی ہیں، علاج بھی کرواتے ہیں اور اس علاج کے لئے کسی خرچ کی بھی پرواہ نہیں کرتے لیکن جب اولاد خدا کے مقابلے پر اور دین کے مقابلے پر کھڑی ہو جائے تو یہ اولاد نعمت کی بجائے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے نیک صالح اولاد کی ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ یہ احمدی عورتوں پر احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے، جنہوں نے پیش کر دئے ان کو میں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں، جن ماؤں نے بڑی قربانی کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر پیش کر کے وقف نو میں شامل کیا ہے ان کی تربیت کرنا بھی ان کا کام ہے اور وہ تربیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ان کے اپنے ماں باپ کے پاک نمونے قائم نہیں ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو جو نصائح فرمائی ہیں ان میں سے چند فقرے پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں تقویٰ اختیار کرو، دنیا اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ، قومی فخر مت کرو، کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو، کوشش کرو کہ تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو، خدا کے فرائض، نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ فرمایا تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس سے لہو ولعب اور دنیا کی زینتوں سے انسان بچ سکتا ہے۔ ہر قسم کے فخر سے بھی انسان بچ سکتا ہے، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی ہوتی ہے، ایک مومنہ کی حیا کی بھی پاسداری ہوتی ہے اپنی عزت کی بھی حفاظت ہوتی ہے، عبادات کے جو فرائض خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں ان کی بھی ادائیگی ہوتی ہے اور مال کا خرچ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے اگر یہ چیزیں ہم اپنا لیں، اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو ہم حقیقی احمدی کہلانے کے مستحق ہو جائیں گے۔

حضور انور نے آخر پر خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں، کس حد تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو دنیا داری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں، کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں، کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو ولعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت کے ابھارنے میں کوشش کر رہی ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اس کے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں، اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کے رضوان کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔

حضور انور نے خطاب کے آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد خواتین نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

روزوں کی توفیق ملے

اس سال بھی توفیق ملے روزوں کی یا رب
قرآن پڑھوں ڈوب کے اس سال بھی یارب

خوش بختی ہماری ہے کہ پھر آیا ہے رمضاں
حق اس کا ادا کرنے کی توفیق دے رحماں

آندھی کی طرح صدقہ و خیرات کریں ہم
معمول سے بڑھ چڑھ کے عبادات کریں ہم

پھر سحری و افطاری کے ہم لطف اٹھائیں
دن رات معابد کی طرف دوڑ لگائیں

ہوں پیاسوں کی سیری کے لئے دید کے ساماں
اور بھوکے تو بھوکے ہیں ترے پیار کے جاناں

خود اپنی رضاجوئی کی سب راہیں سجھا دے
دل پاک ہو اتنا جو ترا چہرہ دکھا دے

بخشش ہو عنایت کہ تو ستار ہے غافر
میں عادی بھکارن ہوں وہی امۃ الباری ناصر

ا۔ب۔ ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں اپنی صفت رَبّ العالمین بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو بھیجا تو ان کے لئے رحمۃ للعالمین کے الفاظ استعمال فرمائے کہ یہ رسول تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ آفاقی اور عالمگیر پیغام بھی کل انسانیت کے لئے دیا گیا کہ

تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (الاعراف: 159)

اس عالمگیر اور آفاقی پیغام میں ہی دراصل مذہبی رواداری کی بنیاد رکھ دی گئی تھی کیونکہ جب آنحضرت ﷺ کل دنیا کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے اور کل عالم کے لئے رحمت بنا کر آپ ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو آپ ﷺ کی رحمت سے تمام مذاہب نے، تمام اقوام نے اور ہر زمانہ نے فیض پانا تھا۔ اس کے برعکس آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء اور ان کو دی جانے والی تعلیمات زمانے اور اقوام کے ساتھ مخصوص تھیں گویا ان کا دائرہ عمل اپنے زمانے اور اپنی قوم تک محدود تھا۔ مذاہب کے تقابلی جائزہ کے لئے ایک دو مثالیں پیش کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

تورات میں اللہ تعالیٰ کی نوازشات اور عنایات کا خصوصی نزول صرف بنی اسرائیل پر ہونے کا بار بار بیان کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے:

☆بنی اسرائیل سے کہہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ (احبار باب: 18)

☆کوئی عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک ان کی نسل میں کوئی خداوند کی جماعت میں کبھی آنے نہ پائے"۔ (استثناء باب: 23)

☆تو اپنے بھائی کو سود پر قرض مت دینا...... تو پردیسی کو سود پر قرض دے تو دے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا" (استثناء باب: 23)

یہ تورات کی تعلیم کی جھلک تھی۔ نئے عہد نامے یعنی انجیل میں بھی شرف انسانیت کے لئے صرف بنی اسرائیل کو ہی مخصوص کیا گیا۔ چنانچہ جب ایک کنعانی عورت نے یسوع مسیح کو کہا کہ میری بیٹی کی بدروح کو نکال دیں تو یسوع نے کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر جب اس (عورت) نے آکر سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا لڑکوں (یعنی بنی اسرائیل) کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ (متی باب: 15)

اس مذہبی تعلیم کے تناظر میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اسلام کا عالمگیر پیغام لے کر تمام دنیا کی بھلائی کے لئے تشریف لاتے ہیں اور تمام مذاہب کی حیثیت نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان کے بڑوں کے احترام، ان کے عقائد و عبادات کی آزادی کی ضمانت دے کر مبعوث ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ ہر قسم کے حسن و احسان، دنیاوی معاملات میں شراکت داری، تمدنی معاملات میں معاونت کے اصول لے کر آتے ہیں۔

مذہبی آزادی

اسلام کے پرامن اور آفاقی پیغام کے ساتھ یہ بنیادی تعلیم بھی دیتے ہیں کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے یہ انسان اور خدا کا معاملہ ہے چنانچہ آپؐ کے ذریعہ کسی شخص کو جبری مسلمان نہیں بنایا گیا اور یہ بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ دوران جنگ جب ایک صحابی نے اپنے مخالف پر قابو پالیا اور اس نے اس موقع پر کلمہ پڑھا تو صحابیؓ نے سمجھا کہ شاید خوف اور ڈر سے کلمہ پڑھتا ہے تو اس کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کا علم جب آنحضور ﷺ کو ہوا تو آپؐ نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ اس درجہ اظہار رائے اور اظہار مذہب کی آزادی کہ شدید خوف کے عالم میں بھی اگر کوئی اپنے مذہب کا اظہار کرتا ہے تو اس اظہار اور اقرار کو بھی تسلیم کرنا ضروری قرار دیا۔

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی ایک عملی تشریح آنحضور ﷺ کے پاک اُسوہ سے ہمیں اس طرح بھی ملتی ہے کہ جب یہودی قبیلہ بنونضیر کو ان کی بدعہدی کے نتیجہ میں مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو ان میں وہ لوگ بھی تھے جو انصار کی اولاد تھے۔ دراصل زمانہ جاہلیت میں جب کسی اوسی یا خزرجی مشرک کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی تو وہ منّت مانتا تھا کہ اگر میرے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے یہودی بنا دوں گا۔ اسی طرح اوس اور خزرج قبیلہ کے کئی بچے یہودی بن گئے تھے۔ چنانچہ جلاوطنی کے وقت انصار مدینہ نے اپنے بچوں کو جو یہودی بن کر بنی نضیر کا حصہ ہو گئے تھے ان کو روک لینا چاہا تب رحمۃ للعالمین، ہادی عالم، مذہبی آزادی کے علمبردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعلیم لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کے تابع کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے، انصار مدینہ کو ان بچوں کو روک لینے سے منع کر دیا کہ ایسا نہ کریں کیونکہ وہ اب یہودی ہو چکے تھے۔

یہ شاندار مثال ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مذہبی رواداری کی کہ ایک ایسی قوم یعنی یہود جو عہد پر عہد توڑ رہی تھی اور اب جبکہ ان کی بدعہدیوں کی وجہ سے انہیں مدینہ سے جلاوطن کیا جا رہا ہے اور انصار کے ان بچوں کو جو یہودی ہو گئے تھے ان کو روک لینے سے آپؐ نے منع فرما دیا۔ سبحان اللہ!

کیا شان ہے میرے آقا و مولیٰ حضرت مصطفیٰ ﷺ کی۔ یہ تھی وہ آفاقی تعلیم جس سے متاثر ہو کر لوگ مشرف با اسلام ہوئے اور یہ تھا آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کا وہ جادو جس کی وجہ سے آپ کے جانی دشمن بھی آپ کے دامن محبت کے اسیر ہو گئے تھے۔

مذہبی راہنماؤں کا احترام

مذہبی راہنماؤں کی تعظیم اور مذاہب کی مقدس ہستیوں کے احترام کے بغیر مذہبی رواداری کی تعلیم مکمل نہ ہوگی۔ اس بنیادی اصول کی تعلیم ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ لوگوں کو دی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ ......

(الانعام: 109)

اور تم ان لوگوں کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

اس آیت کریمہ میں عظیم الشان عدل اور مذہبی رواداری کی تعلیم دی گئی ہے کہ مخالفین کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا بھلا نہیں کہنا کیونکہ جواباً وہ سچے خدا کو بھی گالیاں دیں گے۔

انبیاء کرام کے احترام کی تعلیم قرآن کریم نے ان الفاظ میں دی ہے کہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ (البقرہ: 286) کہ ہم رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے، سب رسولوں کا یکساں احترام کرتے ہیں۔ یہ ہے وہ خوبصورت تعلیم دین اسلام کی جس نے مذہبی رواداری کی بنیاد ڈالی ہے اور اس کے ذریعہ فساد فی الارض کو روکا گیا ہے۔

اس خوبصورت تعلیم پر عملدرآمد کر کے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے شاندار نمونے قائم کئے اور مذہبی آزادی و مذہبی رواداری کی روشن مثال قائم فرمائی ہے۔

مذہبی جذبات کی پاسداری

بخاری کتاب التفسیر میں ایک روایت آتی ہے جو حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے ایک یہودی کو تھپڑ دے مارا تو وہ آنحضور ﷺ کے پاس شکایت لے کر آیا۔ آپؐ نے اس مسلمان سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ میں یہود کی مجلس سے گزرا تو میں نے ان سے یہ سنا کہ خدا کی قسم موسیٰ علیہ السلام کو تمام آدمیوں میں سے چن لیا گیا ہے یعنی وہ سب سے افضل ہیں اور محمد ﷺ سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آیا اور میں نے طمانچہ دے مارا۔ اس پر ہمارے آقا و مولیٰ، خیر الانام ﷺ نے کمال مذہبی رواداری کی تعلیم ان الفاظ میں دی۔ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ کہ مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاعراف)

دوسری روایات میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ تم مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو بلکہ یونس بن متی پر بھی مجھے فضیلت نہ دیا کرو۔

قیام عدل اور احسان کی تعلیم

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر تمام دنیا کے لئے بھیجا تھا لیکن آپ نے دوسروں کے مذہبی جذبات کا اس قدر پاس کیا اور مذہبی رواداری کی ایسی حسین مثال پیش کی کہ فرمایا مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔ یہ ہے وہ اُسوۂ محمدی ﷺ جو یقیناً امن عالم کا ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے ساتھ بلاتمیز رنگ ونسل وعقیدہ عدل کرنے کی تعلیم دی ہے۔ عدل کے بغیر مذہبی رواداری پر عمل ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ فرمایا: وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ ...... (المائدہ: 9) اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف عدل ہی کی تعلیم نہیں دی بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں پر احسان کرنے کی بھی تعلیم بیان فرمائی۔ مسلمان ہو جانے والوں کے غیر مسلم عزیزوں خواہ وہ مشرک تھے یا یہودی یا نصرانی سب کے ساتھ آپ نے حسن سلوک اور احسان کی تلقین فرمائی اور مذہبی رواداری کا شاندار نمونہ پیش فرمایا۔ حضرت ابوہریرۃؓ کو ان کی غیر مسلم والدہ کے لئے حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے چنانچہ وہ دعا ابوہریرۃؓ کی والدہ کے لئے ہدایت کا موجب بن گئی۔ اسی طرح حضرت اسماءؓ کی مشرک والدہ انہیں ملنے مدینہ آئیں تو اسماءؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کیا مجھے خدمت اور حسن سلوک کرنا ہے۔ فرمایا ہاں کیوں نہیں وہ تمہاری ماں ہے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک کرو اور اس کی خدمت کرو۔

مسجد نبوی اور مذہبی رواداری

یہ افسوس کی بات ہے کہ آج مذہبی آزادی کے

علمبردار اور محسن انسانیتؐ کی طرف منسوب ہونے والی قوم اپنی خوبصورت تعلیم سے پیچھے ہٹ کر مختلف فرقوں میں بٹ گئی ہے۔ یہاں تک اللہ کے گھر بھی اکثر و بیشتر ان فرقوں سے ہی مخصوص ہو گئے ہیں۔ لیکن ہمارے ہادیؐ نے تو مسجد نبوی کی بنیاد ڈال کر اس کے دروازے اپنوں اور غیروں سب کیلئے وا کر رکھے تھے۔ چنانچہ نجران کے عیسائیوں کا وفد آتا ہے تو ان کے قیام کیلئے مسجد نبوی میں خیمے لگائے جاتے ہیں تا وہ مسلمانوں کی عبادت کو دیکھ کر نمونہ پکڑیں اور یہ تبلیغ کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔ بات یہاں تک ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ جب دوران مباحثہ نجران کے عیسائیوں کی عبادت کا وقت آتا ہے تو آنحضور ﷺ نے ان کو مسجد نبوی میں مشرق کی طرف اپنے عقیدہ اور طریق کے مطابق عبادت کرنے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔

یہ سلوک تو اہل کتاب کے ساتھ ہے لیکن جب طائف سے بنی ثقیف کا وفد مدینہ آیا تو وہ مشرک تھے آپ نے ان کو بھی مسجد نبوی میں خیمہ زن کیا۔ اس پر صحابہ نے اعتراض کیا کہ مشرک تو پلید ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دل کی ناپاکی کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ کر رہا ہے جسمانی ناپاکی یا پلیدی کی طرف نہیں۔ آنحضرتؐ نے عیسائیوں اور مشرکوں کو مسجد نبوی میں ٹھہرا کر عظیم الشان مذہبی رواداری کی مثال قائم فرمائی۔

یہود سے حسن سلوک

آنحضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں انصار کے علاوہ یہود آباد تھے۔ آپ کا یہود کے ساتھ ایک معاہدہ طے پایا جو کہ تاریخ میں میثاق مدینہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اس تاریخی معاہدہ میں مذہبی آزادی کا حق تسلیم کیا گیا یعنی کہ ہر ایک کو اپنے عقیدہ اور طریق کے مطابق مذہبی آزادی ہوگی۔ آنحضورؐ یہود کے ساتھ کمال حسن واحسان اور رواداری کا سلوک فرماتے رہے۔ جہاں آپ ﷺ نے لَا تُفَضِّلُونِیْ عَلٰی مُوْسٰی کہ تم مجھ کو موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو ارشاد فرما کر ان کے مذہبی جذبات کی پاسداری کی وہاں معاشرتی و معاشی تعلقات بھی ان کے ساتھ قائم رکھے۔

☆ چنانچہ آپؐ نے ایک یہودی لڑکے کو اپنا ملازم رکھا اور جب وہ بیمار ہوا تو اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

☆ ایک یہودی کی دعوت بھی قبول فرمائی جس نے کھانے میں آپ کو جَو اور چربی پیش کی۔

☆ یہود کے ساتھ آپؐ کا لین دین بھی جاری رہا یہاں تک کہ وفات کے وقت بھی آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں غلّہ کے عوض میں رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی۔

ایک موقع پر جبکہ ایک یہودی کے جنازہ کا گزر ہوا تو آپ ﷺ احتراماً کھڑے ہوگئے۔ عرض کیا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہودی میں جان نہیں ہوتی۔ یہ ہے شرف انسانیت جو آپ نے بلا تمیز مذہب وملت قائم کیا اور یہ باور کروایا کہ اختلاف عقیدہ کی بنا پر اس کے شرف واحترام میں کمی نہیں آنی چاہئے۔

نصاریٰ سے مذہبی رواداری

عیسائی قوم کے ساتھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال رواداری کا مظاہرہ فرمایا۔ نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا تو مسجد نبوی میں نہ صرف ٹھہرایا بلکہ مسجد نبوی میں ان کو ان کے طریق کے مطابق عبادت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ پھر نجران کے عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ طے پا گیا تو اس میں مذہبی آزادی دی گئی تھی کہ وہ اسلامی حکومت کو جزیہ ادا کریں گے اس کے بدلہ میں مسلمان ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے۔

(ابوداؤد کتاب الخراج باب 30)

اسی طرح عیسائی قبیلہ بنی تغلب کے ساتھ بھی معاہدہ طے پایا اور اس میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی۔ (ابوداؤد کتاب الخراج باب 43)

جنگوں کے اصول بیان کرتے ہوئے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہبی رواداری کا نمونہ قائم فرمایا اور دوران جنگ عیسائی گرجاؤں پر حملے یا گرانے کی ممانعت فرمائی۔

مشرکین سے حسن سلوک

مشرکین کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے کمال درجہ کی رواداری کا سلوک فرمایا۔ جنگوں کے دوران مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ مکہ میں قحط پڑتا ہے اور ہلاکتوں تک نوبت آجاتی ہے۔ مکہ سے سردار قریش ابوسفیان آپؐ کے پاس مدینہ حاضر ہوتا ہے اور دعا کا خواستگار ہوا کہ اپنی قوم کی حالت پر رحم کھائیں اور ان کے لئے دعا کریں۔ چنانچہ آپؐ کا دل پسیج جاتا ہے اور اپنے دشمنوں اور مشرک قوم کیلئے قحط سالی کے ختم ہونے کیلئے دعا کرتے ہیں اور آپؐ کی دعا کے نتیجہ میں قحط سالی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے اپنے جانی دشمنوں اور صحابہ کے قاتلوں کو **لاتثریب علیکم الیوم انتم الطلقاء** کہہ کر سب کو معاف کر کے آزاد کر دیا اور دشمن اسلام عکرمہ کو اس کی بیوی کے کہنے پر حالت شرک پر رہتے ہوئے بھی معاف کردیا۔ یہ مذہبی رواداری کی کس قدر عظیم مثال ہے۔

دراصل یہی وہ محمدیؐ جادو تھا جس نے عرب وحشیوں کو انسان اور پھر بااخلاق اور پھر باخدا انسان بنا دیا نتیجۃً وہ اخلاق محمدیؐ کے سحر میں مبتلا ہوکر آپؐ کے دامن محبت میں گرفتار ہوگئے اور آپؐ کے جانی دشمن آپ ﷺ کے جاں نثار بن گئے۔

امن کے شہزادے، مذہبی آزادی کے علمبردار اور رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تعلیم اور خوبصورت نمونہ کی چند جھلکیاں آپ نے ملاحظہ کیں۔ آپؐ کی پاک سیرت پر شیطان صفت لوگ ناپاک حملے کرنے کی جسارت کرتے رہتے ہیں تا دنیا آپؐ کی محبت کے جادو سے متاثر ہوکر آپ کی گرویدہ نہ ہوجائے۔ یہ ناپاک حملے شروع سے ہوتے آئے اور اب بھی فضا کو اس قسم کے ہتھکنڈوں نے مکدر کر رکھا ہے۔ ایسے حالات میں ہم احمدیوں کے کیا فرائض ہیں؟ ہم نے کیا ردّعمل دکھانا ہے؟ ایک فرض تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام کامل امام الزماں مہدی دوران حضرت مسیح موعود ہمارے لئے مقرر کر گئے ہیں جس کو ہمیشہ ہم نے پیش نظر رکھنا ہے آپ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

در رہ عشق محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنا، ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

ترجمہ: کہ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں یہ سر اور میری جان چلی جائے۔ یہی تمنا ہے، یہی دعا ہے اور یہی میرے دل میں پختہ عزم ہے۔

یہ ماٹو ہمیں حضرت مسیح موعود دے گئے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو ہمیں عشق ہے وہ تقاضا کرتا ہے کہ آپؐ کی ذات پر ہونے والے ہر حملہ کا ہم دفاع کریں۔ ایسے حالات موجودہ دور میں وقتاً فوقتاً پیدا کئے گئے اور شان مصطفیٰ ﷺ میں گستاخانہ ہرزہ سرائی کی جارہی ہے۔ آج سے تقریباً دو دہائی قبل شاتم رسول سلمان رشدی کی مذموم کتاب کی وجہ سے بھی اس قسم کے حالات پیدا ہوئے تھے اس موقع پر ہمیں ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

’’ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ ایسی کوششوں میں وقف ہوجائے جس کے نتیجے میں دشمن کے ہر ناپاک حملے کو ناکام بنایا جائے ...... اس لئے احمدیت کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سینے تان کے کھڑی ہوجائے۔ جس طرح حضرت طلحہؓ نے کیا تھا کہ جو تیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر برسائے جارہے تھے، اپنے ہاتھ پر لئے اور ہمیشہ کے لئے وہ ہاتھ بے کار ہوگیا۔ اسی طرح اپنا سینہ سامنے تان کر کھڑا ہوجائے۔ تمام تیر جو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلائے جارہے ہیں اپنے سینوں پر لیں۔...... ہر میدان جنگ میں جہاں (دین) کا دفاع ضروری ہے، ہر اس سرحد پر جہاں (دین) پر حملے ہو رہے ہیں ہمیشہ احمدی صف اوّل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (دین) کے دفاع میں سینہ تانے کھڑے رہیں اور کسی شیطان کو یہ طاقت نہ ہو کہ کسی نام پر بھی وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس پاک مذہب پر حملے کر سکے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 24رفروری 1989ء۔ خطبات طاہر جلد ہشتم صفحہ:130-132)

ایک فریضہ تو یہ ہے کہ ہم ایسی کوششیں کریں جن کے نتیجہ میں دشمن کے ہر ناپاک حملے کو ناکام بنایا جائے اور ایک فریضہ وہ ہے جس کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے دیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں پس اے مومنو تم بھی نبی پر درود و سلام بھیجو۔ ایسے حالات میں جب آنحضور ﷺ پر ناپاک حملوں کی جسارت ہورہی ہے۔ اس حکم کی بجا آوری ہمارے لئے دو چند ہوجاتی ہے۔ اس طرف ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد بار ہمیں توجہ دلا چکے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا:۔

’’پس جہاں ایسے وقت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی مچا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہوں گے، بھیج رہے ہوں گے، بھیج رہے ہیں۔ ہمارا بھی کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق اور امام الزمان کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اٹھے اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔ یہ ہے اس پیار اور محبت کا اظہار جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہونا چاہئے اور آپ ﷺ کی آل سے ہونا چاہئے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 24رفروری 2006ء۔ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ:115)

حقیقت قرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

ہزاروں معارف قرآن مجید کے من ابتدائے اشاعۃ براہین احمدیہ لغایت اشاعۃ حقیقۃ الوحی قادیان سے تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں اور حقیقت قرآن مجید اور نبوت محمدؐیہ کی حجت جملہ اہل مذاہب پر خواہ یہود ہوں یا نصاریٰ، آریہ ہو یا سناتن دھرم، سکھ ہوں یا نیچری، کل پر پوری کردی گئی ہے اور کی جاتی ہے اور کی جاوے گی۔

(خطبات نور ص233)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

حضرت چوہدری نتھے خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

جماعت احمدیہ چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا کے قیام کا سال 1905ء ہے۔ پہلے بیعت کرنے والے خوش نصیب رفیق حضرت مسیح موعود۔ حضرت چوہدری غلام حسین صاحب بھٹی تھے۔ ان کی بدولت حضرت چوہدری نتھے خاں صاحب نور احمدیت سے منور ہوئے تھے قادیان دارالامان جا کر حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت چوہدری نتھے خاں صاحب کے حالاتِ زندگی ان کے بزرگوں اور اولاد سے حاصل کئے گئے ہیں۔

حضرت چوہدری نتھے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ولد مکرم چوہدری فضل دین صاحب قوم جٹ راجوبھنڈر، سکنہ ''مگرا'' تحصیل و ضلع سیالکوٹ نمبردار تھے۔ ضلع سیالکوٹ کے معزز زمیندار گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بظاہر پڑھے لکھے تو نہ تھے تاہم سمجھدار چہرہ شناس اور ذہین وفہیم انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فہم وفراست کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قابلیت ذہانت، ملنساری اور تعلق داری کی بنا پر انگریز نے آپ کو نمبرداری کے عہدہ سے نوازا تھا۔ اپنے موضع کے زمینداروں کے حقوق کے پاسبان، عوام الناس کے خیرخواہ اور مزدوروں کی آنکھ کا تارا تھے۔

انگریز کے زمانہ میں دیہات میں نمبرداری کا عہدہ بہت بڑا اعزاز اور بااختیار منصب تھا۔ تنازعات، مقدمات اور جرائم کی تحقیقات میں نمبردار کو بنیادی مقام حاصل تھا۔ تھانہ کچہری، عدالت میں اس کی رائے، گواہی کو مقدم سمجھا جاتا تھا۔ افسران کے دورہ جات کا پڑاؤ بنگلہ جات یا نمبردار کے ڈیرہ پر ہوا کرتا تھا علاقہ کے لوگوں کے مسائل کے تصفیہ جات یہیں ہوا کرتے تھے۔ افسران کے استقبال اور قیام وطعام نمبردار کی ذمہ داری میں شامل تھا۔

1901ء میں انگریز نے سرگودھا بار آباد کرنے کا منصوبہ تیار کیا اور اس علاقہ کو گھوڑی پال سکیم قرار دیا۔ اس سکیم کے تحت زرعی زمین رقبہ جات کے خواہشمند حضرات کو دو مربع زرعی بنجر حالت میں دیا جاتا اور ایک گھوڑی دی جاتی دو شرائط ہوتیں کہ رقبہ آباد کرنا اور گھوڑی پالنا ہے۔ زمیندار کو ایک گھوڑی الاٹ کی جاتی گھوڑی کے جسم پر انمٹ نمبر کندہ ہوتا۔ اصطبل کے دفتر میں گھوڑی کی فائل ہوتی جس میں گھوڑی کے مکمل کوائف ہوتے۔ شجرہ نسب، رنگ، نسل، قد اور وزن، اصطبل پر اعلیٰ نسل کے نر گھوڑے انگریز کی نگرانی میں پالے جاتے۔ گھوڑی جب بچہ دیتی زمیندار کو سرکاری اصطبل کے دفتر میں گھوڑی و بچہ سمیت آنا ہوتا بچہ کے جسم پر گرم سلاخ سے انمٹ نمبر لگایا جاتا اور اس کی فائل بنا کر کوائف درج کر دیئے جاتے جب بچہ دو سال کا ہو جاتا تو بچہ سرکاری اصطبل پہنچا دیا جاتا یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا تھا۔ گھوڑی کی اچھی رکھوالی کرنے والوں کو انعام دیا جاتا اور ساتھ وظیفہ بھی لگا دیا جاتا اچھی اور تربیت یافتہ گھوڑی کو نمائش اور کرتب دکھلانے کے لئے دہلی لے جایا جاتا۔ وہاں گھڑ دوڑ نیزہ بازی ڈانس اور دیگر کھیل کرائے جاتے۔ پوزیشنز حاصل کرنے والے گھوڑوں کے مالکان کو انعامات سے نوازا جاتا۔ گھوڑی مالک اور ملازم کی آمدورفت کے اخراجات انگریزی گورنمنٹ کے ذمہ ہوتے۔

حضرت چوہدری نتھے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود دیانتدار، ذہین وفطین انسان تھے۔ انہیں بھی گھوڑی الاٹ ہوئی آپ نے حسن تدبیر سے گھوڑی کی دیکھ بھال کرائی بہترین تربیت دی علاقہ میں مقابلہ میں ممتاز آنے پر دہلی دربار بھجوائی گئی وہاں بھی اعلیٰ کرتب دکھانے پر انعام کی حقدار قرار پائی خود حضرت چوہدری صاحب موصوف دہلی تشریف نہیں لے گئے تھے اس لئے گھوڑی کے ساتھ جانے والے ملازم انعام وصول کر کے لائے۔

انگریز حکومت نے چکوک کے نقشہ جات بنائے تو زمینداروں کو زرعی رقبہ جات کے ساتھ رہائش کے لئے چکوک میں رہائشی پلاٹ دیئے چونکہ افسران کا استقبال قیام وطعام کی ذمہ داری نمبردار کی ہوا کرتی تھی۔ اسے دیگر افراد سے ممتاز رکھنے کے لئے حکومت کی طرف سے ایک مربع نمبرداری کے لئے مخصوص کیا جاتا تھا اور نمبردار کی وفات پر بڑا بیٹا نمبرداری کے عہدہ پر سرفراز ہوتا اس لئے نمبرداری کا مربع بھی وراثتی ترکہ کے علاوہ بڑے بیٹے کو ملا کرتا اسی طرح چک کے دیگر امور کی انجام دہی کے لئے دیگر پیشہ اور فنون والے افراد ترکھان، لوہار، حجام، موچی، چوکیدار، مولوی، پادری، پنڈت، دائرہ دار اور ونگاری کے لئے زرعی رقبہ مخصوص ہوا کرتا تھا یہ افراد معاشرہ کا اہم حصہ تھے یہ سال بھر اہل دیہہ کی مدد وتعاون کرتے۔ اسی طرح چکوک میں مسالک کی تعداد کے مطابق، مسجد، مندر، گرجا اور سکول وکالج وغیرہ کے لئے آبادی کے لحاظ سے رقبہ جات مخصوص کرنے کے ساتھ ان ادارہ جات کی ضروریات ودیکھ بھال کے لئے زرعی رقبہ جات بھی مختص کرتے اور ہر آدمی اپنی جگہ پر شاداں وفرحاں رہتا۔

چک نمبر 98 شمالی 20 گھوڑی پر مشتمل تھا۔ فی گھوڑی دو مربع رقبہ یعنی کل 40 مربع اور رفاہ عامہ کے لئے چھ مربع رکھے گئے تھے اس طرح اس چک کی کل زمین 46 مربع تھی۔ حضرت چوہدری نتھے خان صاحب کو ایک گھوڑی رقبہ کے علاوہ نمبرداری کا منصب عنائت کر کے ایک مربع نمبرداری کا الاٹ ہوا۔ آپ کی زیرنگرانی چک کے رقبہ جات آباد ہونے شروع ہوئے۔

حضرت چوہدری نتھے خان صاحب کا دسترخوان وسیع تھا۔ ملنسار اور تعلقات عامہ والے صاحب اثر شخصیت تھے۔ آپ کا در سب کے لئے کھلا رہتا۔ آپ نے ملاقاتیوں اور قیام کرنے والوں اور مسافروں کے لئے وسیع رہائش کا انتظام کیا۔ ایک بہت بڑی بیٹھک 7 شہتیروں والی تیار کروائی۔ گرمی سے بچنے کے لئے چھت پر چادروں والے پنکھے لگوائے یوں موسم گرم میں ہوا کا انتظام ہوتا۔ چوکیدار پنکھا جھلتا اور مسافر ومہمان آرام کر لیا کرتے۔ آنے والوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام تیار رہتا۔

چک نمبر 104 شمالی میں سرکاری اصطبل اور بنگلہ تھا۔ گورنمنٹ کے افسران مقررہ ومجوزہ تاریخ پر ملاحظ کے لئے بنگلہ پر تشریف لاتے اور علاقہ جات وچکوک کی گھوڑیاں ملاحظ کے لئے اکٹھی ہوتیں۔ قانون کے مطابق بیمار لاغر گھوڑی انگریز ضبط کر لیتا اس جرمانہ ہوتا اور الاٹی رقبہ پر بھی خطرہ کا نوٹس ہوتا۔ جس مالک کی گھوڑی کمزور بیمار ہوتی اسے بطور سزا مقررہ جگہ چک نمبر 108 شمالی مالک لے جاتا وہاں دانہ پانی بھی لے جاتا اور سرکاری عملہ کے سامنے دانہ پانی ڈالتا جب تک گھوڑی صحت وتوانا نہ ہو جاتی اسے یہ فرائض ادا کرنے پڑتے۔ متاثرین حضرت چوہدری نتھے خان صاحب موصوف کے پاس آتے آپ ان کی گلو خلاصی کرا دیتے اور سرکاری عملہ کو مناسب سفارش کر دیتے جس سے ان کے حقوق بحال کر دیئے جاتے اور گھوڑی واپس مل جایا کرتی آپ ہمیشہ امداد اور تعاون کیا کرتے تھے۔ سرکاری عملہ افسران، زمیندار اور عوام الناس آپ کی عزت کرتے اور آپ کی ذات سے خوش رہتے۔

ازواج واولاد

آپ کی چار بیویاں تھیں اہلیہ اول محترمہ حاکم بی بی صاحبہ سکنہ موضع بن باجوہ پسرور ضلع سیالکوٹ ان کے بطن سے چوہدری اللہ رکھا صاحب نمبردار اور چوہدری غلام علی صاحب پیدا ہوئے دوسری اہلیہ کا نام محترمہ محمد بی بی صاحبہ قوم مہاجر۔ ان سے کوئی اولاد نہ تھی تیسری اہلیہ کا نام محترمہ ریشم بی بی صاحبہ قوم کلو سکنہ موضع بہلولہ ضلع سیالکوٹ ان کے بطن سے اقبال بیگم پیدا ہوئیں اور چوتھی اہلیہ کا نام محترمہ حاکم بی بی صاحبہ قوم باجوہ۔ سکنہ موضع راجکو ضلع گوجرانوالہ تھیں ان کے بطن سے بھی اولاد نہیں ہوئی تھی۔

(رفقائے احمد۔ جلد 10 صفحات 179-180 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

قبول احمدیت کی سعادت

چک نمبر 98 شمالی کے ایک بزرگ حضرت چوہدری غلام حسین صاحب بھٹی خدا تعالیٰ کی توفیق سے قادیان دارالامان تشریف لے جا کر حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت سے مشرف باریابی حاصل کر چکے تھے ان کے ذریعہ حضرت چوہدری نتھے خان صاحب کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب نے بذریعہ خط بیعت کر لی تھی اور انہوں نے اپنے والد گرامی کو قادیان شریف اس نیت سے بھجوایا کہ خود جا کر تحقیق وتفتیش کریں اور بالمشافہ دستی بیعت کی سعادت پائیں۔ آپ کی بیعت آخر مارچ 1906ء ہے بوقت بیعت آپ کی عمر تقریباً پچاس سال تھی۔ ''رفقائے احمد'' میں آپ کی بیعت کا واقعہ یوں درج ہے۔

سب سے پہلے ہمارے چک میں سے چوہدری غلام حسین صاحب نے بیعت کی تھی۔ ان کی زبانی حضرت مرزا صاحب کی باتیں سنتا تھا اور مخالفت نہ کرتا تھا۔ میرے لڑکے اللہ رکھا نے مجھ سے ایک ماہ پہلے بیعت کی میں نے اندازاً 1906 میں بیعت کی۔ آخر میں قادیان جانے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ راستہ میں چوھدری حاکم علی صاحب پنیار ملے۔ وہ بھلوال کے سٹیشن سے قادیان اپنے لڑکے غلام مصطفیٰ کے نکاح کے لئے جا رہے تھے۔ مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے قادیان پہنچ کر چھ دن قیام کیا۔ اردگرد کے گاؤں کے لوگوں سے حضرت مرزا صاحب کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا یہ پاکھنڈ بنایا ہوا ہے لیکن مجھے کوئی پاکھنڈ نظر نہ آتا تھا۔ میں نے مولوی نورالدین صاحب کو دیکھا وہ صحن کے ایک طرف تھے میری محبت نے جوش مارا اور ان سے ملنا چاہا لیکن انہوں نے اشارہ کیا۔ حضور کی طرف کہ اس کے لئے وہی جگہ ہے۔ میں وہ نہیں ہوں۔ اس کے مستحق وہی ہیں۔

میں روز حضرت صاحب کے ساتھ مدرسہ ہائی سکول کی طرف سیر کو جاتا۔ آخر ایک دن حضرت صاحب نے نماز کے بعد اعلان کیا کہ جس جس نے بیعت کرنی ہو وہ کر لے۔ چنانچہ میں بھی تیار ہو گیا جس وقت میں حضرت صاحب سے مصافحہ کرنے لگا تو محبت نے اتنا جوش مارا کہ قریب تھا کہ حضرت صاحب ہتھیلی کو کاٹ کھاتا کہ حضرت

صاحب نے میرے ماتھے کو ہاتھ سے پکڑا اور کہا کہ ایسا نہیں کیا کرتے۔ کیونکہ میں نے دل میں حضور کے ہاتھ کو کاٹنے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا۔ آخر میں نے بیعت کی۔ اس وقت حضرت صاحب سفید ململ کی پگڑی باندھے ہوئے تھے جسے مایہ (یعنی کلف) لگی ہوئی تھی اور آپ کی داڑھی مہندی سے سرخ تھی۔ حضرت صاحب کا قد درمیانہ رنگ گندم گوں تھا۔ سیر کو میل ڈیڑھ میل تک جایا کرتے تھے۔ اس وجہ سے کہ لوگوں کی توجہ اور چہرہ حضور کی طرف ہوتا تھا۔ رستے کی کچھ خبر نہ تھی۔ اس لئے راستے میں لوگوں کے کپڑے جھاڑیوں وغیرہ سے پھٹ جاتے تھے۔

میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب نماز میں سجدہ کرتے وقت ہاتھ جائے نماز پر گھسیٹتے ہوئے لے جاتے تھے جس سے دری کے شکن نکل جاتے تھے۔ حضرت صاحب مولوی نورالدین صاحب کے دائیں طرف کھڑے ہوا کرتے تھے۔

(رفقائے احمد۔ جلد 10 صفحہ 180-181 از ملک صلاح الدین ایم اے)

سیرت

حضرت چوہدری نتھے خاں صاحب عبادت گزار، خدا ترس توحید پرست عاشق رسولؐ تھے حضرت مسیح موعود کے دیوانہ اور خلافت احمدیہ کے فدائی تھے صاحبِ رفقائے احمد نے آپ کی سیرت کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔

آپ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ چندہ تعمیر (بیعت) لندن میں اور چندہ احمدیہ ہال سیالکوٹ اور چندہ خلافت جوبلی فنڈ میں بھی حصہ لیا تھا۔

(رفقائے احمد جلد 10 صفحہ 181 از ملک صلاح الدین ایم اے)

وفات

اس دنیا میں انسان کو دوام نہیں ہر کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھا ہے آپ نے خلافتِ ثانیہ کے دور میں 1946ء میں داعی اجل کو لبیک کہا وفات کے وقت آپ کی عمر 88 سال تھی آپ کی تدفین چک نمبر 98 شمالی کے مشترکہ قبرستان میں ہوئی۔

اے خدا برتربت او ابر رحمت ہابار
داخلش کن ازکمال و فضل در بیت نعیم

اللہ تعالیٰ آپ کے مرقد پر رحمت کی بارش کا نزول فرمائے اور آپ کی نسل کو نیک کارنامے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

ماخوذ

دودھ دینے والے جانوروں کے لئے پانی کی ضرورت

کیمیائی لحاظ سے پانی ہائیڈروجن کے دو مالیکیولز اور آکسیجن کے ایک مالیکیول کے ملنے سے بنتا ہے۔ پانی کا کیمیائی فارمولا H_2O ہے۔ یہ سب سے زیادہ پایا جانے والا مرکب ہے جو لامحدود کام سرانجام دیتا ہے۔ اور جانوروں اور پودوں کی زندگی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ پانی ایک اہم غذائی جزو ہے۔ بہت سے جاندار ہوا کے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں مگر پانی کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ جانوروں میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جسم کے وزن کا 71 تا 73 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ جانوروں کی اچھی صحت کے لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے پینے کا صاف اور تازہ پانی ہر وقت موجود ہو۔ دودھ دینے والی گائے عام طور پر خشک خوراک کے ایک حصے کے ساتھ 3 یا 4 حصے پانی پیتی ہے اور یہ مقدار زیادہ دودھ دینے والی گائیوں میں 57 سے 95 لیٹر روزانہ بنتی ہے۔ قیمت کے اعتبار سے پانی سستا ترین غذائی جزو ہے۔ پانی کی مقدار یا کوالٹی میں کمی جانوروں کی کارکردگی کو بہت بری طرح متاثر کرتی ہے اس لئے یہ مویشیوں کو لامحدود مقدار میں مہیا ہونا چاہئے۔ جانوروں کی مختلف اقسام (Species) میں پانی کی ضرورت کا انحصار عمل انہضام سے حاصل ہونے والے مرکبات پر ہے۔ مثال کے طور پر میملز (Mammals) یوریا خارج کرتے ہیں جس کی زیادہ مقدار جسمانی بافتوں (Body Tissues) کے لئے زہریلی ہے۔ اور پانی اس کو جسم سے باہر خارج کرنے کا ذریعہ ہے۔ اوجھڑی والے جانوروں (Ruminats) کو بغیر اوجھڑی والے جانوروں (Non-Ruminats) کی نسبت زیادہ پانی کی ضرورت ہے۔

ذرائع

جانوروں میں پانی کے مختلف ذرائع درج ذیل ہیں۔

1۔ پینے کا پانی (Drinking Water)
2۔ غذائی پانی (Feed Water)
3۔ جسم میں کیمیائی عوامل کے نتیجے میں بننے والا پانی (Metabolic)
4۔ جسمانی پانی (Body Water)

1۔ پینے کا پانی (Drinking Water)

مویشیوں میں پینے والے پانی کی مقدار کا انحصار ان کے کھانے کے طریقے اور پانی کے درجہ حرارت پر ہے۔ اگر جانوروں کو چھوٹ دی جائے تو وہ پانی اور خوراک کو باری باری سے استعمال کرتے ہیں۔ پانی کے درجہ حرارت اور پینے کے رجحان میں ایک پیچیدہ تعلق ہے۔

دودھ دینے والی گائیوں میں پانی کے استعمال کا انحصار اس کے درجہ حرارت پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر 24 سینٹی گریڈ والے پانی کا استعمال 17 سینٹی گریڈ والے پانی سے کم ہوتا ہے۔ تاہم پانی کا درجہ حرارت خوراک کے خشک مادے کے استعمال پر اثر انداز نہیں ہوتا لیکن دودھ کی پیداوار پانی کے 3 سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر 2 فیصد کم ہوجاتی ہے۔ ٹھنڈے پانی کے استعمال سے خشک مادے (DM) کا استعمال اور دودھ کی پیداوار بڑھتی ہے۔

2۔ غذائی پانی (Feed Water)

خوراک میں موجود پانی جانوروں کے لئے پانی کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے۔ غذائی خشک مادے کی مقدار کا انحصار پانی کے استعمال پر ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں میں پینے والے پانی کی مقدار کا دودھ کی پیداوار اور غذا میں خشک مادے کے استعمال کے ساتھ مثبت تعلق دیکھا گیا ہے۔ دودھیل جانوروں میں پانی کی کمی سے دودھیل جانور مکمل طور پر خوراک کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگر 4 دنوں تک انہیں پانی نہ دیا جائے ان کا 16 فیصد وزن کم ہوجاتا ہے۔

3۔ میٹابولک پانی

جانور جسم میں چکنائی، لحمیات اور نشاستہ کی آکسیڈیشن سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ اس طریقے سے حاصل ہونے والے پانی کی مقدار کم ہوتی ہے۔ تاہم یہ پانی کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے کیونکہ ایک کلوگرام چکنائی کی آکسیڈیشن سے 1.2 لیٹر پانی پیدا ہوتا ہے۔

لیکن یہاں ایک مسئلہ پانی کا سانس لینے کے دوران ضائع ہونے کا ہے۔ گرم اور خشک حالات میں جانور 12.30 میٹا بولک پانی بنانے کے عمل کے دوران 23.5g پانی سانس کے ذریعے ضائع کرتا ہے۔ اور پانی کے ساتھ ساتھ حرارت بھی پیدا ہوتی ہے اس حرارت کا کچھ حصہ سانس لینے کے دوران اور باقی پینے کے ذریعے خارج ہوتا ہے۔ چنانچہ جسم میں آکسیڈیشن کے عمل سے ایک گرام چکنائی ''1 ملی لیٹر'' پانی پیدا کرتی ہے لیکن 14 ملی لیٹر پانی عمل تبخیر کے لئے چاہئے ہوتا ہے۔ اور اسی طرح سے ایک گرام پروٹین اور کاربوہائیڈریٹ 0.5 لیٹر پانی پیدا کرتی ہے اور اس کے لئے 6.5 ملی لیٹر پانی عمل تبخیر کے لئے چاہئے ہوتا ہے۔

4۔ جسمانی پانی (Body Water) دودھیل جانوروں میں پانی کی کل مقدار 56 تا 8 فیصد تک ہوتی ہے۔ تاہم دیگر جانوروں میں پانی کی مقدار نسبتاً کم ہوتی ہے۔ جسمانی پانی کو متاثر کرنے والے عوامل میں عمر بھی ایک اہم نقطہ ہے۔ مثال کے طور پر کم عمر جانوروں میں پانی کی مقدار بڑی عمر کے جانوروں سے زیادہ ہوتی ہے۔ مختلف جسمانی بافتوں میں بھی پانی کی مقدار مختلف ہوتی ہے جو کہ زیادہ تر میں 70 تا 80 فیصد تک دیکھی گئی ہے۔

خوراک کھلانے کے طریقے اور آب وہوا دو اہم نقطے ہیں جو ان دو مختلف ذخیروں میں پانی کی مقدار کو متاثر کرتے ہیں۔ اوجھڑی میں پانی کے ٹھہراؤ کا اوسط وقت تقریباً 62 منٹ ہے۔

پانی ضائع ہونے کے ذرائع

دودھیل جانوروں میں پانی لعاب پیشاب فضلہ، دودھ، پسینے اور تبخیر سے ضائع ہوتا ہے۔ جسم سے خارج ہونے والے پانی کی مقدار کا انحصار ان کے اردگرد کے درجہ حرارت فضاء میں نمی سانس لینے کی شرح اور خوراک کی اجزائے ترکیب پر ہے۔

دودھیل جانوروں میں پانی کی ضرورت واہمیت

پانی ایک اہم غذائی جزو ہے۔ یہ جانوروں کی زندگی کے لئے اور خاص طور پر دودھ دینے والے جانوروں کے لئے بہت اہم ہے۔ دودھیل جانوروں سے مناسب پیداوار حاصل کرنے کے لئے پانی کی وافر مقدار ہر وقت موجود ہونی چاہئے۔ ایک دودھیل گائے میں دودھ دینے کے چھ ہفتوں میں پانی کی ضرورت کا انحصار اس کی دودھ کی پیداوار ماحول کے درجہ حرارت ماحول میں نمی نمک کا استعمال خشک مادے کے استعمال اور چند دوسرے عوامل پر ہوتا ہے۔ چونکہ دودھ میں 85 تا 87 فیصد تک پانی ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ دودھ دینے والے جانوروں کو بہ نسبت دوسرے جانوروں کے زیادہ پانی چاہئے ہوتا ہے۔

(کسان ٹائم جولائی 2008ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ملک آصف محمود اعوان صاحب سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

میری بیٹی حافظہ حورعین مبارکہ اعوان نے عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ سے 2 سال 1 ماہ 23 دن میں قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی۔ جو مکرم منظور حسین صاحب اعوان کی نواسی اور ملک محمود حسن صاحب اعوان کی پوتی ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 24 مارچ 2013ء کو مکرم ملک عبدالجبار صاحب اعوان کے ڈیرہ برقی ہڈیارہ ضلع لاہور میں ہوئی۔ مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو تا حیات قرآن پاک کو حفظ رکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا رشید احمد صاحب ابن مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم گزشتہ دنوں روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نصیر احمد طارق صاحب (ر) اکاؤنٹنٹ اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے داماد مکرم شاہد انجم جاوید صاحب ان دنوں شدید علیل ہیں۔ شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مدثر مشرف صاحب ناظم تشخیص جائیداد، ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ٹھیکیدار فضل دین صاحب ابن مکرم چراغ دین صاحب ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ مورخہ 24 جون 2013ء کو بعمر 93 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 25 جون 2013ء کو بوقت صبح 9:30 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ بفضل خدا 1958ء میں آپ نے وصیت کی توفیق پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم طارق محمود جاوید صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔ آپ تعمیرات اور کنسٹرکشن کے پیشہ سے منسلک تھے۔ خدا کے فضل سے آپ نے بڑی محنت والی اور بھرپور زندگی گزاری اور 88 سال کی عمر تک اپنے پیشہ سے منسلک رہے۔ درثمین اور کلام محمود سے اکثر نظمیں آپ کو مکمل یاد تھیں اور بچوں میں بیٹھے ہوئے دوران گفتگو موقع کی مناسبت سے اشعار اور نظمیں سناتے۔ حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ سے متعلق کوئی نہ کوئی کتاب ضرور زیر مطالعہ رہتی۔ کم گو تھے لیکن اکثر دینی گفتگو کرتے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت طیبہ کے واقعات سناتے۔ ہر ایک سے بڑی محبت اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ بیماری میں بھی باوجود تکلیف اور بیماری کے جب پتہ چلتا کہ کوئی ملنے آیا ہے تو چہرے پر مسکراہٹ کے آثار نمایاں ہو جاتے۔ طبیعت میں محبت، نرمی، صبر، برداشت اور توکل علی اللہ کے اوصاف نمایاں تھے۔ کوئی کس قدر بھی نقصان پہنچاتا یا تکلیف دیتا اس پر ایسے صبر کرتے گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ کبھی اپنی تکلیف اور دکھ کا اظہار کسی دوسرے سے نہیں کیا۔ کسی کے دریافت کرنے پر بھی جواب یہی ہوتا کہ میرا خدا میری مدد کرے گا۔ چندہ کی باشرح اور بروقت ادائیگی فکرمندی کے ساتھ کرتے۔ طوعی تحریک میں اگر وعدہ کے مطابق ادائیگی کر چکے ہوتے اور سیکرٹری صاحب مال یا کسی عہدیدار کے آ جانے پر یہی کوشش ہوتی کہ کچھ نہ کچھ ادائیگی ضرور کی جائے تاکہ سلسلہ کے خادم اور عہدیدار کا وقت بیکار اور رائیگاں نہ جائے۔ آپ کو چھ ماہ تک وقف کرکے فرقان فورس میں رہنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ ایک سال تک حضرت مصلح موعود کے باڈی گارڈ رہنے کی بھی سعادت ملی۔ پسماندگان میں بیوہ، چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند کرے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

درخواست دعا

مکرمہ نگہت منیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب آف واہ کینٹ اطلاع دیتی ہیں۔

میری چھوٹی بیٹی عزیزہ عائشہ منیر صاحبہ ایک پیچیدہ اور تکلیف دہ مرض میں قریباً سال ڈیڑھ سال سے مبتلا ہیں۔ علاج کے دوران کیموتھراپی اور بعض پیچیدہ آپریشنز بھی ہوئے۔ موصوفہ نے بفضل اللہ تعالیٰ علاج کے دوران اپنی میڈیکل کی پڑھائی متاثر نہ ہونے دی۔ اب وہ ماشاء اللہ چوتھے سال کی طالبہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنی جناب سے خاص رحم کر دے کامل شفاء عطا فرمادے اور ہماری پریشانیوں دور فرمادے۔ آمین

مکرم محمد علیم صاحب کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ خورشید اختر صاحبہ کو پتے میں انفیکشن کی شکایت ہے۔ احباب سے تکلیف دور ہونے اور پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل وعاجل شفایابی عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد علی صاحب کارکن دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم عبدالرؤف صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا پر تقریباً ایک ماہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم بشیر احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کی اہلیہ محترمہ شہناز بی بی صاحبہ پتے میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں۔ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم زاہد سرفراز احمد صاحب ٹیچر گورنمنٹ پرائمری سکول دارالصدر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری جلال الدین صاحب ساکن چک نمبر 27 ج۔ب ضلع فیصل آباد حال مقیم باب الابواب غربی ربوہ مورخہ 26 جون 2013ء کو بعمر 67 سال وفات پا گئے۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھے آپ کریم پور ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے پاکستان بننے کے بعد چک نمبر 27 ج۔ب فیصل آباد میں رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ اپریل 2012ء میں خاکسار کے پاس ربوہ آ گئے گزشتہ 2 سال سے صاحب فراش تھے۔ مورخہ 12۔ اپریل 2013ء کو فیصل آباد میں صدیق کمپلیکس میں برین کا آپریشن ہوا۔ جس کے بعد طبیعت کافی بہتر ہو گئی۔ لیکن پھر کمزوری بڑھتی گئی اور خدائی تقدیر غالب آئی۔ مرحوم کافی لمبا عرصہ مقامی جماعت کے صدر اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ مہمان نواز اور جماعتی عہدیداران کا ادب و احترام کرنے والے وجود تھے۔ جماعتی چندوں میں باقاعدہ بہت سی خوبیوں کے مالک اور سب سے بڑھ کر خلافت کے شیدائی تھے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ علاقہ میں اچھا اثر ورسوخ رکھتے تھے۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے خاکسار، مکرم مجاہد احمد صاحب پرنسپل ناصر ہائی سکول دارالیمن ربوہ، مکرم شہزاد اختر صاحب چک نمبر 27۔ج۔ب فیصل آباد، مکرم طارق ہارون صاحب مانٹریال کینیڈا اور 5 پوتے اور 4 پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے تمام بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی جو جماعت خدمات بجالا رہے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ 26 جون 2013ء کو بعد نماز عشاء بیت المبارک میں محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی، بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مشہود احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحوم کا اپنی بہوؤں کے ساتھ بیٹیوں جیسا سلوک تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور مرحوم کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

عجائبات عالم

اشکالون کی بندرگاہ

یہاں 5 ہزار سال پرانی تاریخ دفن ہے

پانچ ہزار سال قبل اشکالون بحیرہ روم کی بڑی بندرگاہوں میں سے ایک تھی۔ اس کے گردونواح کے علاقے اردن وغیرہ پر اس کا دبدبہ ہمیشہ سے قائم تھا۔ بڑی جنگیں اس کی تباہی کا باعث بنیں اور یہ واقعہ ایک دو صدیوں پہلے کا نہیں بلکہ پانچ صدیوں پہلے رونما ہوا۔ اشکالون اب موجودہ اسرائیل کا حصہ ہے۔ یہ عظیم الشان شہر قدیم زمانے میں ایک مشہور ساحل سمندر کے نام سے مشہور تھا۔ یہاں کی تفریح گاہیں لوگوں کے ہجوم سے بھری رہتی تھیں۔

3500 قبل مسیح میں اشکالون ایک بڑی بندرگاہ تھا اور ترکی اور شام سے مصر تک کے تجارتی راستے میں واقع تھا۔ یہ شہر بہت سی دوسری تہذیبوں کے عروج و زوال کا بھی گواہ تھا۔ سب سے پہلے 604 قبل مسیح میں بابل کے بادشاہ نے اس شہر پر چڑھائی کی اور اسے کافی نقصان پہنچایا۔ آخری دفعہ 1270ء میں مسلم دور کے مملوک حکمرانوں نے جو کہ اس دور میں مصر پر حکمران تھے اس کو تباہ کر دیا کئی صدیوں تک زمین میں دفن رہنے والا شہر جو کہ ملبے کے ڈھیر تلے دبا رہا اور کسی کو ذرہ برابر شبہ نہ رہا کہ نیچے ایک پوری ترقی یافتہ قوم دفن ہے۔ یہ شہر تقریباً 150 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔

1985ء میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق کنعانی وہ لوگ تھے جو کہ شاید مشرقی شام سے تعلق رکھتے تھے اور انہوں نے بحیرہ روم کے ساحل کی طرف ہجرت کی۔ یہ شاید کشتیوں کی مدد سے گروہوں کی صورت میں یہاں داخل ہوئے اور پھر یہیں بس گئے۔ یہ لوگ فن صنعت و حرفت میں ماہر تھے اور بہتر طور پر جانتے تھے کہ اپنے شہر کے گرد حصار بندی کرنی ہے۔ ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ کس طرح کی عمارت کیسے تعمیر کرنی ہے۔ اس بات کا ثبوت وہ بلند و بالا عمارتیں دے سکتی ہیں جو کہ انہوں نے اشکالون میں تعمیر کیں اور اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگائے۔

اشکالون اپنے دور کا ایک خوشحال اور زرخیز خطہ تھا۔ دفاعی اعتبار سے بھی خاص اہمیت کا حامل تھا۔ تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ تقریباً 1650 قبل مسیح میں ایک پُر اسرار جنگی گروہ ہائیکسوس (Hyksos) نے نیل کے ڈیلٹا پر قبضہ کر لیا اور کئی سال تک یہاں حکومت کرتا رہا۔ یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہائیکسوس جس کا مطلب مصری زبان میں ”بیرونی حملہ آور“ ہے کہاں سے آئے تھے۔ 1550 قبل مسیح کے قریب مصریوں نے ہائیکسوس کو اپنے ملک سے نکال باہر کیا اور تقریباً 300ء تک کنعان پر حکومت کی یہ خطہ آج لبنان سے سینائی تک پھیلا ہوا ہے۔

تقریباً 640ء میں اشکالون پر اسلامی حکومت نے قبضہ کر لیا۔ اس شہر کی کھدائی کے دوران اسلامی حکومت کے نشانات و علامات بھی ملی ہیں۔ مسلم حکمرانوں نے اشکالون میں دوبارہ تعمیر شروع کی اور اس شہر کو نئے انداز سے تعمیر کروایا۔ عمارات پر سونے اور دوسرے جواہرات سے مینا کاری، پچی کاری اور کاشی کا کام کروایا۔ تقریباً 50 سال سے زیادہ عرصہ تک اشکالون اسلامی حکومت کے زیر اثر پھلتا پھولتا رہا۔ 12ویں صدی میں فاطمی خاندان کے حکمرانوں نے اس کی دیواریں دوبارہ مرمت کرائیں اور 50 کے قریب واچ ٹاور تعمیر کئے۔

آج اشکالون مردوں کے شہر کے نام سے جانا جاتا ہے لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ یہ پہلے مردوں کا شہر نہیں تھا۔ یہاں بہت سی تہذیبیں پروان چڑھیں اور ہر تہذیب کے آثار اس کی بنیادوں سے ملتے ہیں۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 جولائی 2013ء

6:20 am	حضور انور کا سکینڈے نیوین ممالک کا دورہ 2005ء
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس 28 جون 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
1:20 am	راہ ہدیٰ
4:00 am	دینی وفقہی مسائل
5:00 am	خطبہ جمعہ Live
8:35 pm	ربوہ کے شب و روز
9:20 pm	خطبہ جمعہ 5 جولائی 2013ء

خبریں

مصر، فوج نے منتخب حکومت کا تختہ الٹ دیا

مصر میں فوج نے صدر مرسی کی حکومت کا تختہ الٹ کر آئین کو عارضی طور پر معطل کر دیا ہے اور ٹیکنو کریٹس پر مشتمل عبوری حکومت قائم کر دی ہے جس کے سربراہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ہوں گے۔ اخوان المسلمین کے تمام اہم رہنما اور اعلیٰ عہدیدار گرفتار کر لئے گئے ہیں اور ان کے بیرون ملک جانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ 25 ملکی اور غیر ملکی ٹی وی چینل بند کر دیئے اور سرکاری ٹی وی کا کنٹرول بھی حاصل کر لیا۔ جامعہ الازہر کے علماء نے فوج کے اقدام کی حمایت کر دی ہے۔ فوج کے اعلان کے فوری بعد قاہرہ میں لوگ تحریر سکوائر پر جمع ہو گئے اور ملک بھر میں جشن شروع ہو گیا۔ معزول صدر نے اپنے حامیوں سے پر امن مزاحمت کی اپیل کی ہے۔

51 سالہ خاتون نے ایمبولینس کے سفر کو مشغلہ بنا لیا

ترقی پذیر ممالک میں دیگر سہولیات کی طرح صحت کی سہولیات کا بھی فقدان ہے اور اکثر ممالک میں مریض ہسپتال نہ پہنچنے کے باعث دم توڑ جاتے ہیں جبکہ مغربی دنیا میں صورتحال اس کے بالکل برعکس ہے اور حال ہی میں ایک خاتون پر بیماری کا ڈرامہ کر کے بار بار ایمبولینس میں سفر کرنے کا الزام لگایا گیا ہے، بتایا گیا ہے کہ 51 سالہ ایڈرے فرگون نے گزشتہ سات سالوں میں کم از کم 100 مرتبہ ہیلپ لائن پر کال کر کے یہ کہا کہ اسے شدید تکلیف ہے اور اسے ہسپتال پہنچانے کے لئے ایمبولینس بھیجی جائے، خاتون کے بار بار ایمبولینس بلوانے کی جب تحقیقات کی گئیں تو معلوم ہوا ہے کہ خاتون کو کوئی بیماری نہیں تھی اور ہر مرتبہ وہ ایمبولینس سے اتر کر ہسپتال جاتی اور پھر کوئی علاج کرائے بغیر ہی دوسرے دروازے سے باہر نکل جایا کرتی تھی۔

(روزنامہ دنیا 5 مئی 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 5 جولائی

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:20

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور

نظارت زراعت کے زرعی فارم واقع ربوہ کیلئے ایک ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو ہل، کراہ، ڈسک ہیرو اور ٹرالی وغیرہ چلانا بخوبی جانتا ہو اور زراعت سے متعلق دیگر امور مثلاً پانی لگانا، بیج چھٹا کرنا، گوڈی کرنا وغیرہ کا بھی علم رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب ناظر صاحب زراعت کے نام درخواست لکھ کر صدر جماعت / امیر جماعت سے تصدیق کروا کر نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروادیں۔

برائے رابطہ: فون نمبر: 047-6213635

عطاء الباسط: 0333-6716765

(نظارت زراعت ربوہ)

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اوڑھ لو ہر لمحہ | اوڑھ لو ہر خوشی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
+92-47-6213312

IELTS & Spoken English
No1 Institution
✪ مختصر وقت میں تیاری
✪ صبح و شام کے اوقات میں کلاسز
✪ آپ کے اپنے شہر میں IELTS ٹیسٹ کی رجسٹریشن کی سہولت
✪ ٹیسٹ والے دن گروپ کے ساتھ گاڑی کی سہولت
✪ فارن کوالیفائیڈ ٹیچرز
✪ Spoken English کی سند برٹش کونسل سے بذریعہ Aptis ٹیسٹ
✪ بچوں کے لئے Spoken کی علیحدہ کلاس
نوٹ: انگلش یا تو انگریزوں سے سیکھیں یا ان سے جنہیں نے ڈائریکٹ انگریزوں سے سیکھی ہے۔
سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ
ممبر آف برٹش کونسل IELTS پارٹنرشپ پروگرام
0333-5298174, 0476211800, 6213786

FR-10

نعمانی سیرپ
تیزابیت، خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
اتھوال فیبرکس
لان، بی لان سپیشل رمضان آفر 20% ڈسکاؤنٹ کے ساتھ
الطاف احمد اتھوال 0333-7231544
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
نیو کیمپس کا آغاز دارالصدر شمالی
گرلز کیلئے ششم، ہفتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097